چوتھی بلوچستان صوبائی اسمبلی

کارروائی اجلاس

منعقدہ پنج شنبہ مورخہ ۱۴ جون سنہ ۱۹۹۰ء بمطابق ۲۰ ذوالقعدہ سنہ ۱۴۱۰ھ

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
۱	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	۱
۲	اسمبلی کے موجودہ اجلاس کے لیے صدر نشینوں (چیئرمین) کے پینل کا اعلان۔	۲
۳	بجٹ بابت سال ۱۹۹۰-۹۱ء اور ضمنی بجٹ بابت سال سنہ ۱۹۸۹-۹۰ء تقریر منجانب مسٹر سعید احمد ہاشمی صوبائی وزیر قانون و پارلیمانی امور	۵

جلد اوّل

شمارہ اوّل

حلقہ وار فہرست ارکان اسمبلی

١	جناب مولوی نور محمد		پی بی ١ کوئٹہ ١
٢	جناب حاجی نور محمد پراف		پی بی ٢ کوئٹہ ٢
٣	جناب سید احمد ہاشمی	(وزیر قانون)	پی بی ٣ کوئٹہ ٣
٤	جناب عنایت اللہ خان		پی بی ٤ کوئٹہ ٤
٥	جناب بشیر احمد خان ترین	(وزیر سماجی بہبود)	پی بی ٦ پشین ١
٦	جناب عبدالرحسان ناٹا	(وزیر آبپاشی و برقیات)	پی بی ٧ پشین ٢
٧	جناب محمد سرور خان ناٹر		پی پی ٨ پشین ٣
٨	جناب طارق محمود خان کھیتران	(وزیر خوراک)	پی بی ١٢ لورالائی ٣
٩	جناب ملا فیض اللہ آخوندزادہ		پی بی ١٣ ژوب ١
١٠	جناب مولوی محمد اسحاق		پی بی ١٤ ژوب ٢
١١	جناب مولوی عصمت اللہ		پی بی ١٥ ژوب ٣
١٢	جناب سردار محمد خان باروزئی		پی بی ١٦ سبی -
١٣	جناب مولوی جان محمد		پی بی ١٧ سبی۔زیارت -
١٤	جناب میر ہمایوں خان مری	(وزیر مواصلات)	پی بی ١٨ کوہلو -
١٥	جناب نواب محمد اکبر خان بگٹی	(وزیر اعلیٰ)	پی بی ١٩ ڈیرہ بگٹی -
١٦	جناب میر جان محمد خان جمالی	(صوبائی وزیر)	پی بی ٢٠ جعفرآباد -

۱۷ جناب میر ظفر اللہ خان جمالی		پی بی ۲۲ جعفرآباد ۲ ۔
۱۸ جناب ظہور حسین خان		پی بی ۲۲ جعفرآباد تمبو ۔
۱۹ جناب محمد صادق عمرانی		پی بی ۲۳ تمبو ۔
۲۰ جناب میر محمد ہاشم نشاہوانی		پی بی ۲۴ کچھی ۱ ۔
۲۱ جناب سردار میر چاکر خان ڈومکی	(صوبائی وزیر)	پی بی ۲۵ کچھی ۲ ۔
۲۲ جناب میر ذوالفقار علی مگسی	(صوبائی وزیر)	پی بی ۲۶ کچھی ۳ ۔
۲۳ جناب نواب محمد اسلم خان رئیسانی		پی بی ۲۷ قلات ۱ ۔
۲۴ جناب محمد عطاء اللہ		پی بی ۲۸ قلات ۲ ۔
۲۵ جناب مولوی غلام مصطفےٰ		پی بی ۲۹ قلات ۳
۲۶ جناب سردار ثناء اللہ زہری		پی بی ۳۰ خضدار ۱ ۔
۲۷ جناب محمد اختر مینگل		پی بی ۳۱ خضدار ۲ ۔
۲۸ جناب میر عبدالمجید بزنجو		پی بی ۳۲ خضدار ۳ ۔
۲۹ جناب میر دوست محمد محمد حسنی	(صوبائی وزیر)	پی بی ۳۳ خاران ۔
۳۰ جناب شہزادہ جام میر محمد یوسف	(صوبائی وزیر)	پی بی ۳۴ لسبیلہ ۱ ۔
۳۱ جناب محمد صالح بھوتانی		پی بی ۳۵ لسبیلہ ۲ ۔
۳۲ جناب میر صابر علی بلوچ		پی بی ۳۶ پنجگور ۔
۳۳ جناب ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ		پی بی ۳۷ تربت ۱ ۔
۳۴ جناب محمد ایوب بلوچ		پی بی ۳۸ تربت ۲ ۔
۳۵ جناب میر محمد اکرم بلوچ		پی بی ۳۹ تربت ۳ ۔
۳۶ جناب حسین اشرف		پی بی ۴۰ گوادر ۔

۳۷ جناب بشیر مسیح	(صوبائی وزیر)	کرسچین کمیونٹی ۔
۳۸ جناب ارجن داس بگٹی	(صوبائی وزیر)	ہندو کمیونٹی ۔
۳۹ آبادان فریدون آبادان	(صوبائی وزیر)	پارسی کمیونٹی
۴۰ سردار محمد طاہر لونی	(صوبائی وزیر)	پی بی ۱۰ لورالائی I
۴۱ مسز رضیہ رب		خواتین کی مخصوص نشست
۴۲ بیگم طلپین داس بگٹی		″ ″ ″

بلوچستان صوبائی اسمبلی سیکرٹریٹ

اسپیکر	—	جناب ظہور حسین خان کھوسہ
ڈپٹی اسپیکر	—	جناب عنایت اللہ خان بازئی ۔

افسران اسمبلی

سیکرٹری	—	مسٹر اختر حسین خان
جوائنٹ سیکرٹری	—	محمد حسن شاہ
ڈپٹی سیکرٹری اوّل		مسٹر محمد افضل

چوتھی بلوچستان صوبائی اسمبلی

کا چودھواں بجٹ اجلاس

مورخہ ۱۴ جون ۱۹۹۰ء بمطابق ۲۰ ذوالقعدہ ۱۴۱۰ ہجری
پنج شنبہ زیر صدارت اسپیکر جناب ظہور حسین خان کھوسہ
چار بجے شام
بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

تلاوت کلام پاک و ترجمہ
از۔ قاری افتخار احمد کاظمی

أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ۝ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

إِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ كَانُوْا إِخْوَانَ الشَّيٰطِيْنِ ۝ وَكَانَ الشَّيْطٰنُ لِرَبِّهِ كَفُوْرًا ۝ وَإِمَّا
تُعْرِضَنَّ عَنْهُمُ ابْتِغَآءَ رَحْمَةٍ مِّنْ رَّبِّكَ تَرْجُوْهَا فَقُلْ لَّهُمْ قَوْلًا مَّيْسُوْرًا ۝
وَلَا تَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُوْلَةً إِلٰى عُنُقِكَ وَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ فَتَقْعُدَ
مَلُوْمًا مَّحْسُوْرًا ۝ وَالَّذِيْنَ إِذَآ أَنْفَقُوْا لَمْ يُسْرِفُوْا وَلَمْ يَقْتُرُوْا وَكَانَ بَيْنَ
ذٰلِكَ قَوَامًا ۝ (پ ۱۵ ع ۶ و پ ۱۹ ع ۵)

ترجمہ:۔ بلاشبہ فضول خرچی کرنے والے شیطانوں کے بھائی بند ہوتے ہیں اور شیطان تو اپنے رب کا ناشکرا ہے۔۔۔ اور تم اپنے ہاتھ کو گردن سے بالکل بندھا ہوا بھی نہ رکھو اور نہ بالکل کھلا ہوا ہی رکھو کہ ملامت زدہ تنگدست ہو کر رہ جاؤ۔ رحمان کے بندے تو وہ ہیں جو خرچ کرتے ہیں تو فضول خرچی اور تنگی نہیں کرتے بلکہ ان کا خرچ افراط و تفریط سے پاک معقول ہوتا ہے۔ ان قرآنی آیت میں خرچ کے معاملہ میں بے اعتدالی سے منع کیا گیا ہے (وما علینا الا البلاغ)

جناب اسپیکر۔ معزز اراکین اسمبلی ۔ آج کا دن بجٹ پیش کرنے کے لئے مختص ہے آپ حضرات توجہ سے بجٹ تقریر سُنیں، تاکہ بعد میں اس معزز ایوان کو اپنی قیمتی آراء سے مستفید کرسکیں ۔ صوبائی بجٹ پر بحث انتہائی اہمیت کی حامل ہے جس میں صوبہ کی معیشت کی عکاسی ہوتی ہے ۔ تمام اراکین اسمبلی کو اپنا اپنا نقطۂ نظر بیان کرنے کا پورا پورا موقع فراہم کیا جائیگا ۔

آپ سے درخواست ہے کہ مہربانی فرماکر اس مقدس ایوان کے وقار کو شایان شان طریقے سے چلانے میں میری مدد اور رہنمائی فرمائیں ۔

(اس مرحلہ پر مولانا عصمت اللہ صاحب کچھ کہنے کے لئے کھڑے ہوتے)

جناب اسپیکر۔ مولانا صاحب آپ تشریف رکھیں اسوقت سیکرٹری اسمبلی چیئرمینوں کے پینل کا اعلان کریں گے ۔

سیکرٹری اسمبلی چیئرمینوں کے پینل کا اعلان کریں ۔

مسٹر اختر حسین خاں ۔ (سیکرٹری اسمبلی) بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد وانضباط کار مجریہ ۱۹۷۴ کے قاعدہ نمبر ۱۳ کے تحت موجودہ اجلاس کے لئے جناب اسپیکر نے حسب ذیل اراکین اسمبلی کو علی الترتیب صدر نشین مقرر کیا ہے ۔

۱ ۔ جناب ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ ۔

۲ ۔ " حسین اشرف ۔

۳ ۔ " مولانا فیض اللہ آخوندزادہ ۔

۴ ۔ جناب نور محمد ۔

رخصت کی درخواستیں

جناب اسپیکر ۔ سیکرٹری صاحب رخصت کی درخواست اگر ہوں ۔ تو پڑھیں ۔

سیکرٹری اسمبلی

مولانا عطاءاللہ صاحب ایم پی اے ۔ نے ذاتی مصروفیات کی بنا پر ۱۴ جون سے ۲۰ جون تک اسمبلی کے اجلاس سے رخصت طلب کی ہے ۔

جناب اسپیکر

سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے ؟

(رخصت منظور کی گئی)

سیکرٹری اسمبلی

سید عبدالرحمن آغا، وزیر آبپاشی و برقیات مطالعاتی دورے پر امریکہ گئے ہوئے ہیں لہذا انہوں نے پورے سیشن کے لئے اسمبلی اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے

جناب اسپیکر

سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کیجائے ؟

(رخصت منظور کی گئی)

سیکرٹری اسمبلی

بیگم رفیعہ رب ، ایم پی اے ، امریکہ جارہی ہیں اور ۱۴ تا ۱۸ جون ۱۹۹۰ء اجلاس سے رخصت کی درخواست کرتی ہیں ۔

جناب اسپیکر

سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کیجاتے ؟
(رخصت منظور کی گئی)

سیکرٹری اسمبلی

مولانا جان محمد صاحب ایم پی اے نے علالت کی بوجہ اسمبلی کے موجودہ پورے اجلاس سے رخصت طلب کی ہے۔

جناب اسپیکر

سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جاتے ؟
(رخصت منظور کی گئی)

سیکرٹری اسمبلی

جناب محمد صادق عمرانی - ایم پی اے نے ذاتی مصروفیات کی بناء پر پورے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب اسپیکر

سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جاتے ؟
(رخصت منظور کی گئی)

بجٹ تقریر

جناب اسپیکر

اب وزیر خزانہ بلوچستان کا میزانیہ بابت سال ۱۹۹۰ء۔ ۱۹۹۱ء اور ضمنی میزانیہ بابت سال ۱۹۸۹ء۔ ۹۰ ایوان میں پیش کریں۔

مولانا عصمت اللہ

(پوائنٹ آف آرڈر)۔ جناب اسپیکر قاعدہ نمبر ۲۔ کے ذیلی قاعدہ نمبر ۸۔ کے تحت جناب ہاشمی صاحب میزانیہ برائے سال ۹۱-۱۹۹۰ پیش کرنے کے مجاز نہیں ہیں۔ کیونکہ یہ اس وقت ہو سکتا ہے جب ناگزیر وجوہات کی بناء پر وزیر خزانہ اپنے فرائض منصبی سرانجام دینے سے قاصر ہو اس وقت اسکے فرائض کوئی دوسرا وزیر سرانجام دے سکتا ہے لیکن یہاں ایسا کوئی ناگزیر واقعہ وقوع پذیر نہیں ہوا اس لیے وہ بجٹ پیش کرنے کے مجاز نہیں ہیں۔

جناب اسپیکر

مولانا صاحب آپ تشریف رکھیں۔ قاعدہ نمبر ۲ (ح) کے مندرجات کے تحت "وزیر خزانہ سے وہ صوبائی وزیر مراد ہے جسے خزانہ کا کام تفویض کیا گیا ہو یا اگر مذکورہ وزیر غیر حاضر ہونے کی بناء پر یا کسی دیگر وجہ سے فرائض منصبی سرانجام دینے سے قاصر ہو تو اس صورت میں کوئی دوسرا صوبائی وزیر مراد ہے جسے وزیر اعلیٰ نے وزیر خزانہ کے فرائض سرانجام دینے کا اختیار دیا ہو"۔

مولانا عصمت اللہ

جناب والا! اس دفعہ کا حالیہ صورت میں اطلاق نہیں ہوسکتا یہ تو اس صورت میں ہوسکتی ہے جب وزیرِ خزانہ موجود ہو اور ناگزیر وجوہات کی بنا پر اپنے فرائض سرانجام دینے سے قاصر ہو اس وقت وزیرِ خزانہ سرے سے موجود ہی نہیں ہے لہٰذا وزیرِ اعلےٰ کو چاہیئے تھا کہ وہ باقاعدہ وزیرِ خزانہ نامزد کرتے۔

جناب اسپیکر

اسمبلی کے قواعد وانضباط کار مجریہ ۱۹۷۴ء کے قاعدہ نمبر ۲۲۶ میں ہے کہ " اسمبلی۔ اسکی مجالس کو کارروائی کے سلسلے میں کوئی ایسا مسئلہ پیدا ہوجائے جسکے متعلق قواعد ہٰذا میں کوئی اہتمام موجود نہ ہو تو اسکا فیصلہ اسپیکر کرے گا اور اس کا فیصلہ حتمی ہوگا"۔

لہٰذا آپ تشریف رکھیں (قطع کلامیاں۔) (مداخلتیں)

جنابِ اسپیکر

تقریر جاری رکھی جائے۔ آپ حضرات بیٹھ جائیں۔ آج بجٹ پیش کیئے جانے کے علاوہ کوئی دوسری کارروائی نہیں ہوگی۔ (قطع کلامیاں)

(اس مرحلہ پر مولانا عصمت اللہ صاحب بمعہ اپنے پارلیمانی گروپ کے ایوان سے احتجاجاً واک آؤٹ کر گئے)

جناب صابر بلوچ، جناب سردار محمد خان باروزئی صاحب اور میر ظفر اللہ جمالی صاحب بھی کھڑے ہوتے۔ (قطع کلامیاں اور مداخلتیں)۔

جناب اسپیکر

آپ سب بیٹھ جائیں ۔ وہ تقریر کر رہے ہیں ۔ (مداخلت) (اس دوران بجٹ تقریر جاری رہی ۔)

جناب اسپیکر

دیکھیں آپ ڈسپلن کی خلاف ورزی کر رہے ہیں ۔ قاعدہ نمبر ۲۲۶ کے تحت اسپیکر کو اختیار ہے (قطع کلامیاں مداخلتیں) (اس مرحلہ پر جناب صابر بلوچ اپنے پارلیمانی گروپ کے ساتھ ایوان سے احتجاجاً واک آؤٹ کر گئے ۔ تاہم بجٹ تقریر کے دوران پونے پانچ بجے ۔ یہ حضرات دوبارہ ایوان میں تشریف لے آئے ۔)

مسٹر سعید احمد ہاشمی وزیر قانون و پارلیمانی امور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

جناب اسپیکر!

مجھے آج اس باوقار ایوان کے سامنے مالی سال ۹۱-۱۹۹۰ء کا بجٹ پیش کرنے کا اعزاز حاصل ہو رہا ہے بجٹ دستاویزات سے ظاہر ہے کہ صوبے کی آمدنی کا مجموعی حجم جس میں وفاق سے منتقل کی جانے والی ادائیگیاں

بھی شامل ہیں ۱۰۴ کروڑ روپے ہے۔ اس کے برعکس اخراجات جاریہ کا تخمینہ ۵۱۵ کروڑ روپے سے زیادہ لگایا گیا ہے اس طرح موجودہ بجٹ کا خسارہ ۱۰۵ کروڑ روپے تک پہنچ گیا ہے۔

• ڈیڑھ سال قبل جب اس ایوان میں ۸۹-۱۹۸۸ء کا بجٹ پیش کیا گیا تھا تو اس وقت خسارے کی مالیت پینسٹھ کروڑ روپے تھی جب کہ سال ۹۰-۱۹۸۹ء میں بڑھ کر یہ اٹھاسی کروڑ روپے ہوگئی اس طرح ہمیں ایک ایسی صورت حال کی جانب دھکیلا جا رہا ہے جس میں ہمیں وسائل کے بڑھتے ہوئے فرق کے ساتھ رہنا اور نامساعد حالات میں بجٹ کے چیلنجوں سے نمٹنا ہوگا تاوقتیکہ نئے مالیاتی کمیشن کے ایوارڈ کا اعلان کر دیا جائے۔ وفاقی حکومت کی جانب سے صوبے کو وسائل کی فراہمی بتدریج کم ہوتی جا رہی ہے اور ہم بجا طور پر یہ محسوس کرتے ہیں کہ وسائل کی اس نامساعد صورت حال کا مقابلہ کرنا دشوار تر ہوتا جا رہا ہے۔

اس سے پہلے کہ میں آپ کو یہ بتاؤں کہ وسائل کا یہ فرق کیسے پیدا ہوا اور یہ کہ اس فرق کو دور کرنے کیلئے ہمارے سامنے کون سے راستے کھلے ہیں، میں ایوان کو صوبے کی آمدنی اور اخراجات کی مد میں خاص خاص نکات سے آگاہ کرنا چاہتا ہوں تاکہ معزز ارکان کو وسائل کی صورتحال کا اندازہ ہو سکے۔

ریونیو اخراجات

ان اخراجات کے چار بڑے شعبے ہیں۔

۲۳ کروڑ روپے کی رقم زراعانت یعنی سبسڈی پر اٹھنے والے اخراجات کے لئے ہے۔ یہ زراعانت گندم کی خریداری کے لئے دیا جاتا ہے تاکہ مقامی مارکیٹ میں گندم کی قیمت دوسرے صوبوں کی سطح پر رہے۔ اس مقصد کے لئے صوبائی حکومت گندم کی نقل و حمل کے سلسلے میں تمام اخراجات خود برداشت کرتی ہے کیونکہ ہم یہ نہیں چاہتے کہ اس صوبے کے لوگ جو دوسرے صوبوں کی نسبت پہلے ہی پسماندگی کا شکار ہیں، گندم کی خریداری کے لئے دوسرے صوبوں کے مقابلے میں زیادہ قیمت ادا کریں۔

اخراجات کا ایک اور بڑا شعبہ ان قرضوں کی ادائیگی پر اٹھنے والے اخراجات ہیں جو کہ ترقیاتی مقاصد کے لیے پہلے لئے گئے ہیں۔ تقریباً ۱۲۳ کروڑ روپے کی رقم اس مد میں درکار ہوگی۔ قرضوں کی واپسی کے لئے کی جانے والی ادائیگیوں میں ماضی قریب میں کئی وجوہات کی بناء پر اضافہ ہوتا رہا ہے جسکی ایک بڑی وجہ غیر ملکی کرنسیوں کے مقابلے میں روپے کی قیمت میں کمی ہے۔

اخراجات کی مد میں ایک اور اہم شعبہ ریٹائرڈ سرکاری ملازمین یا ان کے لواحقین کو پنشن کی ادائیگی کا ہے۔ اس مد میں اٹھنے والے اخراجات میں حکومت کی اس پالیسی کے تحت اضافہ ہو رہا ہے کہ ریٹائرڈ ملازمین یا ان کی بیواؤں کو تاحیات پنشن ادا کی جائے مالی سال ۱۹۹۰-۹۱ء کے دوران اس مد میں ۱۴ کروڑ روپے کی رقم خرچ کی جائے گی۔

محکمہ جاتی بجٹ بھی اخراجات کا ایک اہم حصہ ہے۔ صوبے میں سرکاری ملازمین کی تعداد ایک لاکھ سات ہزار تین سو تک پہنچ گئی ہے۔ اور اگلے مالی سال کے دوران ان کی تنخواہوں پر اٹھنے والے اخراجات موجودہ شرح کے مطابق ۲۳۵ کروڑ روپے ہونگے۔ محکمہ جاتی بجٹ کا ایک اور بڑا حصہ جو ۱۱۳ کروڑ روپے کے لگ بھگ ہے۔ سرکاری اثاثوں کی خرید، ان کی مرمت اور محکموں کے کاموں کو جاری رکھنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔

ان تمام کو جاریہ اخراجات یا غیر ترقیاتی اخراجات کہا جاتا ہے لیکن انہیں کسی بھی نام سے کیوں نہ موسوم کیا جائے یہ اخراجات عوام کو بنیادی اقتصادی اور سماجی سہولتوں کی فراہمی کے لئے کیئے جاتے ہیں جسمیں صحت، تعلیم، افزائش حیوانات اور مفاد عامہ کی دیگر سہولتیں شامل ہیں صوبے میں چونکہ نجی شعبے کی سرگرمیاں نہ ہونے کے برابر ہیں اس لئے پیشہ ور افراد، تکنیکی کارکنوں اور ماہرین کو ملازمتوں کی فراہمی میں سرکاری شعبے کا ہی بنیادی کردار ہے۔

بہرحال اگر اخراجات کا بڑی احتیاط سے جائزہ لیا جائے تو یہ بات سامنے آتی ہے کہ ہمارے ۵۱۵ کروڑ روپے کے ریونیو بجٹ کا ایسا کوئی حصہ نہیں جسمیں کٹوتی کی جا سکے کیونکہ کٹوتی کے نتیجہ میں معیشت کے مختلف شعبوں میں آبادی کو فراہم کی جانے والی سہولتوں پر زد پڑے گی حتیٰ کہ اگر ہم اقتصادی اور سماجی شعبوں میں اپنی سرمایہ کاری کو

ابتدائی طور پر یہ فیصلہ کیا کہ وہ صوبوں کا مالیاتی خسارہ مکمل طور پر پورا کرے گی لیکن بعد میں وہ اپنے وعدے سے پھر گئی اُس نے مالیاتی خسارے کی گرانٹ ۱۹۸۵-۸۶ء کی سطح پر مخصوص کر دی اب بدقسمتی سے وفاقی حکومت اپنے وعدوں سے مکمل طور پر منحرف ہو گئی ہے اور وہ مالیاتی خسارے کو پورا کرنے کے لئے گرانٹ میں اسطرح بتدریج کمی کرتی چلی آ رہی ہے کہ صوبوں کو وفاقی حکومت سے وسائل کی منتقلی ۱۹۸۸-۸۹ء کی سطح پر منجمد ہو کر رہ گئی ہے

اس صورت حال کا جو نتیجہ نکلے گا اُسے ہم بخوبی سمجھتے ہیں ہم سمجھتے ہیں کہ ہمیں وسائل کے شدید بحران کا سامنا کرنا پڑے گا لیکن ہم ہر طرح کی ناگہانی صورت حال اور نتائج کا سامنا کرنے کے لئے تیار ہیں۔ گذشتہ سال ہم نے اپنے خسارے میں ۴۰ فیصد تک کمی کی اور اب ہم ۱۹۹۰-۹۱ء میں بھی خسارے کو کم کرنے کے لئے جہاں تک ممکن ہوا، اسی طرح کے اقدامات بروئے کار لائیں گے۔ اس کے ساتھ ہی یہ بات بھی مدنظر رکھنا ہو گی کہ ایسے شعبوں کی تعداد بہت ہی کم ہے جہاں کفایت شعاری اور کنٹرول کے اقدامات کئے جا سکتے ہیں ہم ایسے شعبوں کو نہیں چھیڑیں گے جن سے مفاد عامہ کے منصوبوں پر زد پڑتی ہے

صوبائی حکومت خسارے کو پورا کرنے کے لئے جو اقدامات بروئے کار لائیگی وہ یہ ہیں۔

۱۔ انتظامی محکموں کے صلاح مشورے سے ایسے شعبوں میں محکمہ جاتی اخراجات کم کئے جائیں گے جن سے محکموں کی کارکردگی پر زیادہ زد نہ پڑے۔

۲۔ تمام محکمے اپنے ماہانہ اخراجات پر کڑی نگاہ رکھیں گے۔

۳۔ جہاں بھی ممکن ہوا بڑی بڑی اشیاء اور اشیائے تعیش کی خریداری اور پر تکلف اخراجات کو منجمد کر دیا جائے گا۔

۴۔ مالی سال ۱۹۹۰-۹۱ء کے دوران ایسے کسی مطالبے کو پورا نہیں کیا جائے گا جو بجٹ میں شامل نہ ہو۔

اخراجات کا ایک اور بڑا شعبہ ان قرضوں کی ادائیگی پر اٹھنے والے اخراجات ہیں جو کہ ترقیاتی مقاصد کے لیے پہلے لئے گئے ہیں۔ تقریباً ۱۲۳ کروڑ روپے کی رقم اس مد میں درکار ہوگی۔ قرضوں کی واپسی کے لئے کی جانے والی ادائیگیوں میں ماضی قریب میں کئی وجوہات کی بناء پر اضافہ ہوتا رہا ہے جسکی ایک بڑی وجہ غیر ملکی کرنسیوں کے مقابلے میں روپے کی قیمت میں کمی ہے۔

اخراجات کی مد میں ایک اور اہم شعبہ ریٹائرڈ سرکاری ملازمین یا ان کے لواحقین کو پنشن کی ادائیگی کا ہے۔ اس مد میں اٹھنے والے اخراجات میں حکومت کی اس پالیسی کے تحت اضافہ ہو رہا ہے کہ ریٹائرڈ ملازمین یا ان کی بیواؤں کو تاحیات پنشن ادا کی جاتے۔ مالی سال ۹۱-۱۹۹۰ء کے دوران اس مد میں ۱۲ کروڑ روپے کی رقم خرچ کی جاتے گی۔

محکمہ جاتی بجٹ بھی اخراجات کا ایک اہم حصہ ہے۔ صوبے میں سرکاری ملازمین کی تعداد ایک لاکھ سات ہزار تین سو تک پہنچ گئی ہے۔ اور اگلے مالی سال کے دوران ان کی تنخواہوں پر اٹھنے والے اخراجات موجودہ شرح کے مطابق ۲۲۵ کروڑ روپے ہونگے۔ محکمہ جاتی بجٹ کا ایک اور بڑا حصہ جو ۱۱۳ کروڑ روپے کے لگ بھگ ہے۔ سرکاری اثاثوں کی خرید، ان کی مرمت اور محکموں کے کاموں کو جاری رکھنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔

ان تمام کو جاریہ اخراجات یا غیر ترقیاتی اخراجات کہا جاتا ہے لیکن انہیں کسی بھی نام سے کیوں نہ موسوم کیا جائے یہ اخراجات عوام کو بنیادی اقتصادی اور سماجی سہولتوں کی فراہمی کے لئے کئے جاتے ہیں جسمیں صحت، تعلیم، افزائش حیوانات اور مفاد عامہ کی دیگر سہولتیں شامل ہیں۔ صوبے میں چونکہ نجی شعبے کی سرگرمیاں نہ ہونے کے برابر ہیں اس لئے پیشہ ور افراد، تکنیکی کارکنوں اور ماہرین کو ملازمتوں کی فراہمی میں سرکاری شعبے کا ہی بنیادی کردار ہے۔

بہر حال اگر اخراجات کا بڑی احتیاط سے جائزہ لیا جاتے تو یہ بات سامنے آتی ہے کہ ہمارے ۵۱۵ کروڑ روپے کے ریونیو بجٹ کا ایسا کوئی حصہ نہیں جسمیں کٹوتی کی جا سکے۔ کیونکہ کٹوتی کے نتیجہ میں معیشت کے مختلف شعبوں میں آبادی کو فراہم کی جانے والی سہولتوں پر زد پڑیگی حتیٰ کہ اگر ہم اقتصادی اور سماجی شعبوں میں اپنی سرمایہ کاری کو

ابتدائی طور پر یہ فیصلہ کیا کہ وہ صوبوں کا مالیاتی خسارہ مکمل طور پر پورا کرے گی لیکن بعد میں وہ اپنے وعدے سے پھر گئی اُس نے مالیاتی خسارے کی گرانٹ ۸۶-۱۹۸۵ء کی سطح پر مخصوص کر دی اب بدقسمتی سے وفاقی حکومت اپنے وعدوں سے مکمل طور پر منحرف ہو گئی ہے اور وہ مالیاتی خسارے کو پورا کرنے کے لئے گرانٹ میں اسطرح بتدریج کمی کرتی چلی آرہی ہے کہ صوبوں کو وفاقی حکومت سے وسائل کی منتقلی ۸۹-۱۹۸۸ء کی سطح پر منجمد ہو کر رہ گئی ہے

اس صورت حال کا جو نتیجہ نکلے گا اُسے ہم بخوبی سمجھتے ہیں ہم سمجھتے ہیں کہ ہمیں وسائل کے شدید بحران کا سامنا کرنا پڑے گا لیکن ہم ہر طرح کی ناگہانی صورت حال اور نتائج کا سامنا کرنے کے لئے تیار ہیں۔ گذشتہ سال ہم نے اپنے خسارے میں ۵۰ فیصد تک کمی کی اور اب ہم ۹۱-۱۹۹۰ء میں بھی خسارے کو کم کرنے کے لئے جہاں تک ممکن ہوا، اسی طرح کے اقدامات بروئے کار لائیں گے۔ اس کے ساتھ ہی یہ بات بھی مدنظر رکھنا ہو گی کہ ایسے شعبوں کی تعداد بہت ہی کم ہے جہاں کفایت شعاری اور کنٹرول کے اقدامات کئے جا سکتے ہیں ہم ایسے شعبوں کو نہیں چھیڑیں گے جن سے مفاد عامہ کے منصوبوں پر زد پڑتی ہے

صوبائی حکومت خسارے کو پورا کرنے کے لئے جو اقدامات بروئے کار لائیگی وہ یہ ہیں۔

۱۔ انتظامی محکموں کے صلاح مشورے سے ایسے شعبوں میں محکمہ جاتی اخراجات کم کئے جائیں گے جن سے محکموں کی کارکردگی پر زیادہ زد نہ پڑے۔

۲۔ تمام محکمے اپنے ماہانہ اخراجات پر کڑی نگاہ رکھیں گے۔

۳۔ جہاں بھی ممکن ہوا بڑی بڑی اشیاء اور اشیائے تعیش کی خریداری اور پر تکلف اخراجات کو منجمد کر دیا جائے گا۔

۴۔ مالی سال ۹۱-۱۹۹۰ء کے دوران ایسے کسی مطالبے کو پورا نہیں کیا جائے گا جو بجٹ میں شامل نہ ہو۔

ضمنی بجٹ

جناب اسپیکر!

سنہ ۱۹۹۰-۹۱ء کے سالانہ بجٹ کی خاص خاص باتوں کا ذکر کرنے کے لیے اب میں اس ایوان کے سامنے سنہ ۱۹۸۹-۹۰ء کے ضمنی بجٹ کی صورتحال کا مختصرًا جائزہ پیش کروں گا. جیساکہ میں پہلے بھی کہہ چکا ہوں یہ بجٹ ایک مشکل مالی صورت حال کے تحت تیار کیا گیا تھا اور اس میں خسارے کی مالیت ۸۸ کروڑ روپے تھی. سال کے دوران اس خسارے کو کم سے کم سطح پر لانے کی کوششیں کی جاتی رہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے ہم اس خسارے کو کم کرکے ریونیو بجٹ کے ۲ فیصد تک لانے میں کامیاب ہوگئے.

اسطرح سنہ ۱۹۸۹-۹۰ء کے نظرثانی شدہ بجٹ میں خسارہ کم ہوکر ۵۴ کروڑ روپے رہ گیا جب کہ بجٹ تخمینوں میں خسارے کی مالیت ۸۸ کروڑ روپے تھی چونکہ یہ بجٹ انتہائی دباؤ اور مشکل صورت حال میں تیار کیا گیا تھا لہٰذا بعض معاملات میں مخصوص رقم سے تجاوز کرنا ناگزیر ہوگیا تھا بعض دوسرے معاملات میں اُن عوامل کی بناء پر جن پر ہمارا کوئی اختیار نہیں تھا ایسے اخراجات بھی کرنا پڑے جو بجٹ میں شامل نہیں تھے.

سنہ ۱۹۸۹-۹۰ء کے بجٹ میں اخراجات جاریہ کا تخمینہ ۴۶۸ کروڑ روپے لگایا گیا تھا جو کفایت شعاری اور دیگر انضباطی اقدامات کی بدولت کم ہوکر ۴۲۶ کروڑ روپے تک پہنچ گیا جن شعبوں میں بجٹ سے اضافی رقوم کی ضرورت تھی ان میں داخلہ ملازمتوں اور عمومی نظم ونسق کے محکمے اور پبلک ہیلتھ انجنیئرنگ کا محکمہ خاص طور سے قابل ذکر ہیں.

پالیسی کے اصول

جناب اسپیکر
حکومتی امور کو چلانے کے لیے ہماری پالیسی اصولوں کی بنیاد جمہوری نظام اور اقتصادی اور

سماجی انصاف کے اسلامی اصول ہیں۔ ہم نے مخلوط حکومت میں شامل سیاسی جماعتوں کے اتفاق رائے سے وزیر اعلیٰ کے چھ نکاتی پروگرام کی روشنی میں ایک پالیسی وضع کی ہے۔ اس سلسلے میں قانون کی حکمرانی اور صوبے میں مکمل طور پر پرامن اور نسلی گروہوں کے درمیان سازگار فضا کے قیام کو بنیادی اہمیت حاصل ہے ہماری ترجیحات اور منشور کا سب سے بڑا مقصد سماجی انصاف کے اعلیٰ اصولوں کا حصول ہے۔ ہم نے یہ وعدہ کر رکھا ہے کہ صوبے میں رہنے والے تمام نسلی گروہوں کی بلا امتیاز فلاح و بہبود کے لئے کام کیا جائے گا۔ پورے صوبے میں جو پرامن ماحول موجود ہے وہ خود اس بات کا منہ بولتا ثبوت ہے کہ ہم نے جو کچھ کہا اُسے پورا کر دکھایا۔ یہ ہماری حکومت کی بڑی کامیابی ہے کہ ہم نے اپنے صوبے میں نسلی ہم آہنگی پوری طرح برقرار رکھی جب کہ پاکستان کے بہت سے دوسرے علاقوں میں سیاسی صورت حال کو قطعی طور پر تسلی بخش قرار نہیں دیا جا سکتا۔

انصاف کی تیزی سے فراہمی کے لئے عدالتوں کی نئی عمارتوں کی تعمیر اور صوبے میں ججوں کی تعداد میں اضافے کا کام جاری ہے۔ امن وامان کی مثالی صورت حال برقرار رکھنے کے لئے پولیس فورس کو جدید اسلحے اور نقل وحمل کی سہولتوں سے پوری طرح آراستہ کر دیا گیا ہے۔

جہاں تک آزاد جمہوریت کے اصولوں کا تعلق ہے ہم نے دوسرے صوبوں کے لئے یہ مثال پیش کی ہے کہ وسیع البنیاد حکومت تشکیل دیکر جمہوریت کو کس طرح مستحکم بنایا جا سکتا ہے۔

ہم اپنے اس موقف پر قائم ہیں کہ آئینی حدود کے اندر ہم اپنی صوبائی خود مختاری کا تحفظ کریں گے۔ اور کسی کو اپنے سیاسی مالیاتی اور انتظامی امور میں مداخلت کی اجازت نہیں دیں گے۔ ہم ان تمام شعبوں میں جن کی آئین کے اندر ضمانت دی گئی ہے اپنا جائز حصہ چاہتے ہیں۔ اس سلسلے میں ہم وفاقی ملازمتوں میں بلوچستان کی نمائندگی اور مالی وسائل میں منصفانہ بنیاد پر اپنے حصے کے لئے آواز بلند کرتے رہے ہیں لیکن ہمارے ان مطالبات کا وفاقی حکومت نے کوئی سنجیدگی سے نوٹس نہیں لیا اور نہ ہی انہیں پورا کرنے کے لئے کوئی پیش رفت کی گئی۔ وفاقی حکومت تصفیہ طلب مسائل کو حل کرنے کے لئے مشترکہ

مفادات کی کونسل کا اجلاس بلانے کے ضمن میں ہماری بار بار کی جانے والی درخواستوں کو بلکل نظرانداز کر رہی ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ اگر آئینی اداروں کو اُن مقاصد کے لئے جن کی خاطر وہ تشکیل دیتے گئے ہیں استعمال نہ کیا گیا تو یہ جمہوریت کے لئے نقصان دہ ہوگا۔

جہاں تک متوازن ترقیاتی حکمت عملی کا تعلق ہے تو یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ عوام کی امیدوں اور امنگوں کے مطابق اور ان کے منتخب نمائندوں کے صلاح مشورے سے ترقیاتی اسکیموں پر صوبے کے کونے کونے میں عملدرآمد کیا جا رہا ہے صوبے کے تمام علاقوں اور شعبوں کی مکمل ہم آہنگی کی فضا میں متوازن ترقی کو فروغ دینے کے لئے عوام کی ضروریات کا آزادانہ طور پہ ہر سطح پہ اظہار کیا جاتا ہے ہماری حکومت نے مختلف علاقوں کے لوگوں کو ترقی کے ثمرات سے فائدہ پہنچانے کی خاطر فوری ترقیاتی پروگرام بھی شروع کیا ہے اس پروگرام کا ڈھانچہ اس طرح وضع کیا گیا ہے کہ معاشرے کی اقتصادی اور سماجی طور پہ ترقی اور تبدیلی کے عمل میں عوام کی بھرپور اور فعال شرکت کو یقینی بنایا جا سکے فوری ترقیاتی پروگرام کے تحت مختلف منصوبوں پہ عملدرآمد کے لئے ۲۲ کروڑ روپے کی رقم مختص کی گئی ہے۔ یہ منصوبے اس نوعیت کے ہیں جن سے بنیادی طور پہ لوگوں کو تعلیم صحت، رابطہ سڑکوں، قصبوں کی حالت بہتر بنانے اضافی فراہمی آب اور بلڈوزروں کے گھنٹے کی فراہمی کے سلسلے میں سہولتیں دستیاب ہوتی ہیں۔

اقتصادی سرگرمیوں کے فروغ کے لئے شعبہ جاتی ترجیحات میں کوئی ردوبدل نہیں کیا گیا۔ جنہیں مختصراً پیش کیا جاتا ہے۔

۱۔ مختلف شعبوں اور علاقوں کے درمیان توازن برقرار رکھنے کی کوشش کی جائیگی اور اس مقصد کے لئے صوبے کے وسائل کے اندر رہتے ہوتے صحت، تعلیم، آبی وسائل کی ترقی، بجلی کی پیداوار رابطہ سڑکوں کی تعمیر، اور لوگوں کو سر چھپانے کی جگہ سمیت دیگر بنیادی ضروریات کی یکساں فراہمی کے لئے اقدامات کئے جائینگے، وسائل کی تقسیم اور منتقلی اس طرح عمل میں لائی جائیگی کہ آبادی کے مختلف طبقوں پہ اسکے متوازن اثرات مرتب ہوں۔

۲۔ معاشرے کے تمام طبقوں کے لئے روزگار کے مواقع پیدا کئے جائینگے اور اس سلسلے میں علاقے کی پیداواری استعداد کو مدنظر رکھتے ہوئے افرادی قوت اور مادی وسائل کو بھرپور انداز میں استعمال کیا جائے گا۔ تاکہ صوبے کے تعلیم یافتہ نوجوانوں اور محنت کشوں میں ترقیاتی سرگرمیوں میں فعال شرکت کا جذبہ پیدا ہو۔

۳۔ صنعتکاروں کو خصوصی ترغیبات دینے کی پالیسی پر عمل جاری رہے گا۔ صوبے کے مختلف علاقوں میں صنعتی ترقی کو یقینی بنانے کے لئے ضروری بنیادی سہولتیں مہیا کی جائینگی۔

۴۔ احتساب کے نظام کو مستحکم بنایا جائے گا۔ اور سرکاری خزانے میں خورد برد یا اس کے ضیاع کی ہر ممکن طور پر سختی سے روک تھام کی جائیگی۔

۵۔ صوبے کی آمدنی کو وصول کرنے کے نظام کو بہتر بنانے کی کوشش کی جائیگی اس کے علاوہ واجبات کی وصولیابی اور صوبے میں ٹیکسوں کی بنیاد کو توسیع دینے اور اسکی تشکیل نو کے لئے اقدامات کئے جائینگے۔

سالانہ بجٹ کا گوشوارہ تین بڑے حصوں پر مشتمل ہے اب تک ہم نے بجٹ کے اس حصے کا جائزہ پیش کیا ہے۔ جسے اخراجات جاریہ کہا جاتا ہے اور جسکی مالیت کا تخمینہ ۵۱۵ کروڑ روپے ہے یہ رقم سرکاری اثاثوں میں اضافے اور سرمایہ جاتی ذخیرے کی دیکھ بھال اور اسکی تبدیلی پر خرچ کی جائیگی۔ سرکاری خدمات میں توسیع کے نتیجے میں مختلف شعبوں میں روزگار کے ۳۶۸۰ نئے مواقع بھی مہیا کئے جائینگے۔ محاصلاتی بجٹ کے علاوہ سالانہ بجٹ کے دیگر دو حصے بھی ہیں جنہیں اجتماعی طور پر سرکاری شعبے کے ترقیاتی پروگرام کے نام سے جانا جاتا ہے اسے ہم دو حصوں میں تقسیم کر سکتے ہیں۔ ایک سالانہ ترقیاتی پروگرام اور دوسرا خصوصی ترقیاتی پروگرام ان دونوں پروگراموں کے لئے مالی سال ۹۱-۱۹۹۰ء کے بجٹ تخمینے بالترتیب ۱۴۵ کروڑ روپے اور ۱۲۵ کروڑ روپے ہیں۔ بجٹ کے تمام حصوں کو اگر یکجا کر دیا جائے تو ۹۱-۱۹۹۰ء کے مالی سال کیلئے

بجٹ کی مجموعی مالیت ۵۸۰ کروڑ روپے بنتی ہے۔

سرکاری شعبے کا ترقیاتی پروگرام

جناب اسپیکر

اب میں سال ۹۱-۱۹۹۰ء کے لئے اہم شعبہ جاتی پالیسیوں اور اہداف کا ذکر کروں گا۔ ترقیاتی شعبوں میں ڈھانچے کی تشکیل اور ترجیحات کا تعین کرتے ہوئے قدم قدم پر عوام کے منتخب نمائندوں سے رہنمائی حاصل کی گئی ہے سب سے پہلے تو اپنے اپنے حلقہ ہائے انتخاب میں اسکیموں کی نشاندہی کرنے میں ان کی رائے لی گئی ہے اور اس سلسلے میں مقامی آبادی کے احساسات اور ضروریات کے علاوہ ان اسکیموں پر عمل درآمد کی اثر آفرینی اور امکانات کو بھی ملحوظ خاطر رکھا گیا ہے ہمیں اس بات کا بخوبی احساس ہے کہ وسائل کی کمیابی کے باعث ہم عوام یا عوام کے منتخب نمائندوں کی تجویز کردہ ہر اسکیم کو پروگرام میں شامل نہیں کر سکے لیکن ہم نے کھلے دل کے ساتھ ایسی تمام تجاویز کا خیر مقدم کیا اور دستیاب وسائل کے اندر رہتے ہوتے زیادہ سے زیادہ اسکیموں کو سمونے کی کوشش کی ہے۔ جیساکہ پہلے وضاحت کی جا چکی ہے حکومت خلوص نیت سے یہ چاہتی ہے کہ صوبے کے تمام علاقوں اور شعبوں کی متوازن اور ہم آہنگی کی رفتار میں ترقی کو یقینی بنایا جائے۔ ترقیاتی عمل کی ترجیحات اور کامیابیوں کی شعبہ جاتی صورتحال کچھ اسطرح ہے۔

تعلیم

تعلیم کے شعبے میں ہماری سب سے زیادہ توجہ پرائمری کی سطح پر مادری زبان کو ذریعہ تعلیم کی

حیثیت سے رائج کرنے پر ہے اس مقصد کے حصول کے لیئے پرائمری اسکولوں کے اساتذہ کو تربیت دینے کا جامع پروگرام شروع کیا گیا اور صوبے کے ممتاز ماہرین تعلیم کی نگرانی میں اسے کامیابی سے پایۂ تکمیل کو پہنچایا گیا پہلی جماعت کے لیئے علاقائی زبانوں میں نصابی کتب اور دیگر مواد چھاپا گیا اور اُسے صوبے کے تمام بینؒ اضلاع میں تقسیم کیا گیا۔ اس اسکیم کے تحت ساڑھے سات ہزار اساتذہ کو تربیت دینے کے بعد انہیں طلباء کو ان کی مادری زبانوں میں تعلیم دینے پر مامور کیا گیا یہ ایک بہت بڑا اور حیرت انگیز کام تھا لیکن اسے اساتذہ طلباء اور ان کے والدین کے بھرپور تعاون اور اعانت سے کامیابی کے ساتھ مکمل کیا گیا۔ تعلیم کے شعبے میں ساٹھ اسکیموں میں سے ۲۰ اسکیمیں ۹۰-۱۹۸۹ء کے دوران مکمل کی گئیں جب کہ باقی اسکیمیں تکمیل کے مختلف مراحل میں ہیں ۹۱-۱۹۹۰ء کے دوران لڑکوں کے دو سو اور لڑکیوں کے ایک سو نئے پرائمری اسکول صوبے میں کھولے جائینگے اس کے علاوہ صوبے کے مختلف علاقوں میں دو سو مسجد مکتب بھی مہیا کیئے جائینگے۔ بیس پرائمری اسکولوں کا درجہ بڑھا کر مڈل اور چھ مڈل سکولوں کا درجہ بڑھا کر انہیں ہائی کر دیا جائے گا۔ صوبے کے مختلف علاقوں میں نئے پرائمری اسکولوں کے لئے پچاس عمارتیں بھی تعمیر کی جائینگی امریکہ کی امداد سے پرائمری تعلیم کا ایک جامع منصوبہ تیار کیا گیا ہے جس کا مقصد پرائمری سے قبل اور پرائمری کی سطح پر بچوں کی رسائی اور ان کے داخلے کی شرح میں اضافہ اور اس شعبے کے معیار اور کارکردگی کو بہتر بنانا ہے۔ اس منصوبے کے تحت ۱۰ سال کے عرصے میں کم سے کم ساڑھے سات لاکھ بچوں کو پرائمری کی سطح پر داخلہ دلانے کا ہدف مقرر کیا گیا ہے اس میں دو لاکھ طالبات بھی شامل ہونگی۔

صحت

صوبہ بلوچستان میں صحت کی پالیسی کا بنیادی عنصر زیادہ سے زیادہ لوگوں تک صحت کی سہولتوں کو توسیع دینا ہے۔ اسکے لئے دیہی مراکز صحت بنیادی صحت یونٹ اور ڈسپنسریاں قائم کی جائینگی

تاکہ لوگوں کو ان کے گھروں کے بالکل نزدیک صحت کی سہولتیں میسر آسکیں۔ برشور، بلیدہ، کئن، لاکھڑا، سوئی، روجھان جمالی اور لونی میں دیہی مراکز صحت تکمیل کے قریب ہیں اسی طرح صوبے کے مختلف مقامات پر ۲۴ بنیادی صحت یونٹ بھی مکمل ہونے والے ہیں بستی میں ۱۰۰ بستروں جب میں ۵۰ بستروں اور دکی میں ایک مکمل ہسپتال بھی تکمیل کے آخری مراحل میں ہے جس سے علاقے کے لوگوں کو بہت سہولت حاصل ہوگی اور ان کے علاج معالجے میں آسانیاں پیدا ہونگی۔ ٹیکے لگانے کے توسیعی پروگرام کے تحت دو سال سے کم عمر کے بچوں کو مہلک بیماریوں سے بچاؤ کے ٹیکے لگانے کی اسکیم پر کام کیا جا رہا ہے تاکہ بچوں میں بڑھتی ہوئی اموات پر قابو پایا جاسکے یہ بات محسوس کی گئی ہے کہ تمام تر سہولتوں کے باوجود ٹیکے لگانے کا کام سست روی کا شکار ہے اسکی وجہ یہ ہے کہ مقامی آبادی اس مہم میں پورا ساتھ نہیں دے رہی لہذا اس صورت حال کو بہتر بنانے اور پیش رفت کی نگرانی کے لئے ایک کمیٹی قائم کی گئی ہے۔

بجٹ میں صحت کی سہولتوں کو بہتر بنانے کی غرض سے ایمبولینس گاڑیوں۔ طبی آلات اور ادویات کی خریداری کے لئے خاصی رقم فراہم کی گئی ہے۔

پبلک ہیلتھ انجنیئرنگ

حکومت صوبے کی پوری آبادی کو پینے کے صاف پانی کی فراہمی پر خصوصی توجہ دے رہی ہے اگلے مالی سال کے ترقیاتی پروگرام میں اس مقصد کے ۲۸ کروڑ روپے کی رقم مختص کی گئی ہے صاف پانی کی فراہمی کے کام میں نمایاں پیش رفت ہوئی ہے اور اب صوبے کی ساٹھ فیصد آبادی صاف پانی کی سہولت سے استفادہ کرتی ہے۔ مالی سال ۹۱-۱۹۹۰ء کے دوران ہالینڈ کی حکومت اور عالمی بنک کے اشتراک سے دیہی علاقوں کو فراہمی آب اور صفائی کے ایک جامع پروگرام پر عمل کیا جائے گا۔ اس منصوبے پر آٹھ سال کے عرصے میں ۱۲۵ کروڑ روپے کی خطیر رقم خرچ کی جائیگی پروگرام کے تحت

ایک سو ساٹھ ٹیوب ویلوں کی تنصیب، کھدائی کرنے والی رگز کی خریداری اور نکاسی آب کی اسکیم کے ذریعے ایک وسیع دیہی آبادی کو پینے کے صاف پانی اور صفائی کی سہولتوں کی فراہمی کو یقینی بنایا جائیگا۔ اس مقصد کے لئے دیہی آبادی کو پبلک ہیلتھ اور صفائی کے شعبے میں بنیادی سہولتوں کے ڈھانچے کی فراہمی کے لئے فنی امداد اور تعاون فراہم کیا جاتے گا۔

حکومت نے یہ فیصلہ بھی کیا ہے کہ فراہمی آب کی وہ تمام اسکیمیں جو دیہی علاقے میں لوکل کونسلیں چلا رہی ہیں۔ اگلے مالی سال سے پبلک ہیلتھ انجنیئرنگ کے محکمے کے حوالے کر دی جائیں تاکہ ان اسکیموں کو محکمے کی فنی مہارت کے ذریعے زیادہ مؤثر انداز میں چلایا جا سکے۔

آبپاشی و برقیات

سال ۹۰-۱۹۸۹ء کے دوران آبپاشی و برقیات کے شعبے میں ۸۳ اسکیمیں شروع کی گئیں جس میں آبپاشی کی ۴۸ چھوٹی اسکیمیں، ۲۰ ڈیلے ایکشن ڈیم اور ۱۰ سیلاب سے تحفظ کی اسکیمیں شامل ہیں۔ اس کے علاوہ آبپاشی کے نظام میں توسیع کے لئے پانچ اسکیموں کے قابل عمل ہونے کا جائزہ بھی لیا گیا۔ ان میں سے ۲۵ اسکیمیں مالی سال ۹۱-۱۹۹۰ء کے آخر تک مکمل کر لی جائینگی بارہ اسکیمیں پہلے ہی مکمل ہو چکی ہیں ۳۷ اسکیموں پر عملدرآمد کے نتیجے میں مزید ۲۷ ہزار ایکڑ اراضی کو سیراب کر کے قابل کاشت بنایا جا سکے گا۔ آبپاشی کے نظام کی بحالی کے منصوبے کے تحت جو عالمی بینک یو ایس ایڈ اور حکومت بلوچستان کا مشترکہ منصوبہ ہے آبپاشی کی ایسی ۵۳ اسکیموں کی نشاندہی کی گئی ہے جنہیں بحال کیا جائے گا۔ ان اسکیموں کا مقصد وسیع قابل کاشت علاقوں کو آبپاشی کے پانی کی مسلسل فراہمی کو یقینی بنانا ہے۔

مالی سال ۹۱-۱۹۹۰ء کے دوران آبپاشی و برقیات کے شعبے میں ۷۵ اسکیموں پر عملدرآمد کیا جائیگا ان میں سے ۴۲ اسکیمیں جون ۱۹۹۱ء کے آخر تک مکمل کر لی جائینگی جن سے مزید ساڑھے چار ہزار ایکڑ اراضی سیراب ہوگی۔

زراعت

صوبے کی تقریباً باسٹھ فیصد آبادی زراعت کے شعبے سے وابستہ ہے لہذا حکومت اس شعبے میں بنیادی ڈھانچے کی سہولتوں کی فراہمی کے لئے تمام ممکنہ اقدامات کر رہی ہے۔ توقع کی جاتی ہے کہ رابطہ سڑکوں اور دیہات سے کھیتوں تک سڑکوں کی تعمیر، دیہی علاقوں کو بجلی کی ترسیل۔ زرعی سروے کے نظام میں بہتری اور فنی سہولتوں کے ذریعے زیر کاشت رقبے میں تدریجی اضافہ ہوگا۔ سال ۹۰ - ۱۹۸۹ء کے دوران گندم تیل کے بیجوں، دالوں، آلو، پیاز، پھلوں اور سبزیوں کی پیداوار میں اس سے گزشتہ سال کے مقابلے میں ۵ سے ۱۹ فیصد تک اضافہ ہوا ہے۔ اس اضافے میں جو عوامل کارفرما ہیں ان میں کھاد کے استعمال میں آٹھ فیصد اور زمینی اور فضائی اسپرے کے علاقے میں ۱۰ فیصد اضافے کو بھی خاصا دخل ہے گندم اور دھان کا بہتر کوالٹی کا پندرہ ہزار من بیج مقامی طور پر خریداری کے ذریعے اور مزید پانچ ہزار من بیج سندھ اور پنجاب سے حاصل کر کے کاشتکاروں میں تقسیم کیا گیا اسکے علاوہ ۹۰-۱۹۸۹ء کے دوران اعلیٰ کوالٹی کے سبزیوں اور آلو کے ساڑھے سات سو من بیج بھی کاشتکاروں میں تقسیم کئے گئے۔

صوبے میں زراعت کے فروغ کے لیے جن اہم منصوبوں پر کام کیا جا رہا ہے ان میں سے چند یہ ہیں نصیر آباد ڈویژن میں زرعی ترقی کا پراجیکٹ جسکے تحت پٹ فیڈر نہر میں توسیع کی جائیگی بلوچستان کا زرعی توسیع اور رسط البقت کا تحقیقی پروگرام آلو کے بیجوں کا پیداوار پروگرام۔ تربت میں کھجوروں کا تحقیقاتی مرکز اور کاشتکاروں کو رعایتی سطح پر اسپرے کی سہولتوں کی فراہمی اور تقسیم کا پروگرام فارم واٹر مینجمنٹ کا پروگرام، ۱۱ اضلاع میں کام کر رہا ہے پروگرام کے تحت ۴۳۰ آبی گزرگاہوں کو بہتر بنایا گیا۔ پانی ذخیرہ کرنے کے ۴۹۷ تالاب تعمیر کئے گئے۔ ۵.۷ رڈیمانسٹریشن سنٹر قائم کئے گئے، ۵۸۰۰ ایکڑ اراضی کو ہموار کیا گیا اور ۲۶۰۰ ایکڑ سیلابہ بندات کو بہتر بنایا گیا کاشتکاروں کو رعایتی نرخوں پر ۲۰۰ اسپریئر اور ڈسٹر تقسیم کئے گئے۔

اگلے مالی سال کے دوران ۹ فیصد زیادہ کھاد کی کھپت کی جائیگی اور پودوں کے تحفظ کی سہولتوں میں ۸ سے ۱۰ فیصد تک اضافہ کیا جائیگا پانی کے استعمال کی استعداد میں بھی ۵ فیصد اضافے کی توقع ہے۔

مواصلات

ایک ترقی یافتہ سماجی اور طبعی بنیادی ڈھانچے کی عدم موجودگی اس صوبے کی پسماندگی کی سب سے بڑی وجہ ہے۔ صوبائی حکومت کی خواہش ہے کہ صوبے کے تمام علاقوں تک بنیادی ڈھانچے کی سہولتوں کو توسیع دی جائے۔ فی الوقت ہر دس مربع کلومیٹر کے علاقے میں محض ایک کلومیٹر سڑک پختہ ہے

مالی سال ۹۰-۱۹۸۹ء کے دوران مچھ، بردری روڈ، کنترہ، مینا ڈب اور رخشاں میں پل تعمیر کئے گئے۔ سال کے دوران سڑکوں کی تعمیر کی ۱۰۱ اسکیموں پر کام شروع کیا گیا۔ ان میں اوتھل لاکھڑا روڈ پنجگور آواران گچک روڈ، خضدار شہدادکوٹ روڈ اور سوئی ڈیرہ بگٹی روڈ کی اسکیمیں بھی شامل ہیں سال ۹۱-۱۹۹۰ء کے دوران جھل مگسی، کوٹ مگسی روڈ پر کام جاری رہے گا۔

صنعتیں

سرکاری شعبہ معاشرے کے وسیع اقتصادی اور سماجی حصے میں سہولتوں اور خدمات کی ترسیل کے سلسلے میں ایک مؤثر نظام وضع کرنے میں بڑا اہم کردار ادا کر سکتا ہے لیکن اسے صنعتی پیداواری عمل اور اشیائے صرف کی تیاری کے لئے زیادہ مؤثر طور پر استعمال نہیں کیا جا سکتا جبکہ نجی شعبہ تجارتی اور کاروباری شعبوں میں کلیدی کردار ادا کرنے کی بھرپور استعداد رکھتا ہے تاہم کئی وجوہات کی بنا پر اس صوبے میں نجی شعبے کے فروغ اور نشوونما کی رفتار بہت کم رہی ہے۔

حکومت کی بھرپور کوشش ہے کہ بلوچستان میں نجی شعبے کو تیزی سے فروغ دینے کے لئے بنیادی ڈھانچے کی سہولتیں اور ترغیبات فراہم کی جائیں۔

کوئٹہ میں صنعتی و تجارتی علاقے نے ۸۷-۱۹۸۶ء میں چھ سو ایکڑ رقبے پر کام شروع کیا۔ یہاں ۹۲ صنعتی پلاٹ الاٹمنٹ کے لئے تیار ہیں جبکہ مزید ۸۷ پلاٹ صنعتکاروں کو فروخت کر دیئے گئے ہیں۔ اس اسکیم کی تکمیل کے بعد نجی شعبے میں روزگار کے ۱۰ ہزار مواقع میسر آئینگے۔

ڈیرہ مراد جمالی میں صنعتی علاقے کے قیام کی اسکیم ۸۸-۱۹۸۷ء کے آخر میں شروع کی گئی یہ اسکیم ایک ہزار ایکڑ رقبے پر پھیلی ہوئی ہے اس وقت دو سو پلاٹوں کو ترقی دینے کا کام جاری ہے جنہیں ضروری بنیادی سہولتوں کے ساتھ صنعتکاروں کو الاٹ کیا جائے گا۔

لورالائی، سبی، ڈیرہ اللہ یار، خضدار، لسبیلہ اور تربت میں بھی چھوٹے صنعتی علاقوں کے قیام کے منصوبے بنائے گئے ہیں۔ ان اسکیموں پر ۸۸-۱۹۸۷ء میں کام کا آغاز کیا گیا جس کے تحت ان علاقوں میں سے ہر ایک میں ۵۰ ایکڑ رقبے پر مشتمل چھوٹے صنعتی علاقے قائم کئے جائیں گے۔ ڈیرہ اللہ یار اور سبی کے سوا ان تمام صنعتی علاقوں کے لئے اراضی حاصل کر لی گئی ہے جب کہ بنیادی سروے کا کام اور آبی وسائل سمیت تمام ابتدائی تیاریاں بھی مکمل کر لی گئی ہیں۔ ان صنعتی علاقوں کے قیام سے نجی شعبے میں بارہ ہزار افراد کو روزگار حاصل ہوگا۔

افزائش حیوانات

افزائش حیوانات کے شعبے میں حکومت کی پالیسی کے اہم نکات یہ ہیں۔

۱۔ صوبے میں موجودہ جانوروں کے علاج کے ۵۰ ہسپتالوں اور چار سو ۴۲ ڈسپنسریوں میں تقریباً دو کروڑ مال مویشیوں کا علاج معالجہ کرنا اور انہیں ٹیکے لگانے کی سہولت۔

۲۔ خانہ بدوشوں کے مال مویشیوں کے علاج کے لئے ہر سال ۱۰۰ کیمپوں کا انتظام۔

۳۔ کوئٹہ میں مرکزی لیبارٹری اور ضلعی صدر مقامات کے چھوٹے اسٹیشنوں میں تشخیصی جائزے کی سہولتیں۔

مالی سال ۹۰-۱۹۸۹ء میں سرکاری شعبے کا ترقیاتی پروگرام ۲۰ جاری اور ۸ نئی اسکیموں پر مشتمل ہے۔ خاران، ژوب، نیچگورا اور ڈیرہ بگٹی میں چار ڈیری فارم تکمیل کے مراحل میں ہیں۔ جب کہ زیارت اور خاران میں مرغی خانوں کے لئے عمارتوں کی تعمیر کا کام مکمل کر لیا گیا ہے صحبت پور اور لسبیلہ میں مویشیوں کے نئے ہسپتالوں کیلئے عمارتیں زیر تعمیر

ہیں جب کہ دیگر مقامات پر مویشیوں کے گیارہ ہسپتال مکمل کر لئے گئے ہیں۔

کوئٹہ میں ملک پلانٹ سے سرمایہ نکال کر اسے نجی شعبے کے سپرد کر دیا گیا ہے مصنوعی نسل کشی کے ۱۸ نئے مراکز کی تعمیر کا کام جاری ہے جب کہ ۲۰ مراکز پہلے ہی کام کر رہے ہیں۔ چارے اور اسی قسم کے دیگر اناج کی پیداوار کی دو اسکیمیں بھی مکمل کی جا چکی ہیں جب کہ چار دوسرے مراکز پر کام جاری ہے۔ ایشیائی ترقیاتی بینک اور عالمی بینک کی امداد سے دو نئے منصوبوں کی منظوری بھی دی گئی ہے۔

بلدیات

بلدیات اور دیہی ترقیات کے شعبے میں دیہی ترقیاتی اکیڈمی کی تعمیر کا کام ترجیحی بنیادوں پر جاری ہے۔ یہ ادارہ دیہی آبادی اور بلدیات کے کارکنوں سپروائزروں اور افسروں کو تربیتی سہولتیں فراہم کرنے میں کلیدی کردار ادا کرے گا۔

کچی آبادیوں اور اسکے گردو نواح میں بجلی کی فراہمی اور سڑکوں کی تعمیر کا کام کوئٹہ اور سبی کی میونسپلیٹوں نے شروع کیا ہے۔ صوبے میں کچی آبادیوں کو ترقی دینے کے لئے طبعی اور مالی پیش رفت تقریبًا ۷۰ فیصد کے لگ بھگ رہی۔

سبی، لورالائی، خضدار اور تربت میں سات مرلہ اسکیم پر کام جاری ہے اور ان تمام شہروں میں اس اسکیم پر یکساں پیش رفت ہوئی ہے۔

خصوصی ترقیاتی پروگرام

بلوچستان وسیع وعریض خطۂ ارض پر مشتمل صوبہ ہے اور صوبے کے بیشتر علاقوں میں بجلی کی ترسیل، مواصلاتی سہولتوں آبپاشی، صحت اور تعلیم جیسی بنیادی سہولتوں کا فقدان ہے اسطرح زندگی کی بنیادی سہولتوں کی فراہمی کے سلسلے میں یہ صوبہ خاصا محروم ہے۔ یہ علاقہ اب تک پسماندگی کا

شکار ہے اور اسکی آبادی زندگی کی بنیادی سہولتوں کے لئے سرگرداں ہے صوبے کے وسیع رقبے اور پھیلی ہوئی آبادی کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ محسوس کیا گیا کہ سرکاری شعبے کی عام ترقیاتی سرگرمیاں معیشت کے مختلف شعبوں میں عوام کی ضروریات کو موثر انداز میں پورا نہیں کر سکتیں۔ اس لئے بلوچستان میں خصوصی ترقیاتی پروگرام کا اجراء کیا گیا تاکہ صوبے کو ترقی دینے کے لئے کی جانے والی کوششوں کو مزید فروغ دیا جاسکے اس پروگرام کے تحت منصوبوں کی نوعیت عام ترقیاتی پروگراموں کی نسبت مختلف اور جداگانہ ہے خصوصی ترقیاتی منصوبے تشکیل دیتے وقت کل لاگت کے ستر فیصد تک غیر ملکی امداد درکار ہوتی ہے جب کہ باقی رقم عموماً وفاقی حکومت فراہم کرتی ہے۔ ان منصوبوں کے لئے نرم شرائط پر قرضوں کو ترجیح دی جاتی ہے تاکہ آئندہ قرضوں پر سود کی ادائیگی اور انکی واپسی میں زیادہ بوجھ نہ پڑے۔ خصوصی ترقیاتی پروگرام کے تحت بعض اہم منصوبے مکمل کر لئے گئے ہیں سنہ ۹۱-۱۹۹۰ء کے دوران اس شعبے کے تحت جاری اسکیموں کے لئے ۲۵ کروڑ روپے ملنے کی توقع ہے۔

جناب اسپیکر!

اب تک جاری بجٹ اور ترقیاتی بجٹ کے بڑے حصے کا جائزہ لیا گیا ہے۔ وسائل کی کمیابی کے پیش نظر ہماری توجہ جاری اسکیموں کی تکمیل پر مبذول ہے اسکے ساتھ ہی معیشت کے بنیادی شعبوں میں سہولتوں کی فراہمی کے لئے بھی کوشش جاری ہیں۔ ہمارا مقصد ایک اسلامی معاشرے کی تشکیل کی سمت پیش قدمی کرنا اور معاشرے کے غریب اور محروم طبقات کی فلاح وبہبود کو یقینی بنانا ہے تاکہ صوبے کی پوری آبادی ترقی کے عمل میں بھرپور انداز میں شرکت کرکے قومی یک جہتی اور یگانگت میں اپنا کردار ادا کر سکے ہم ایک ایسی مستحکم اور پر اعتماد قوم کی تشکیل کرنا چاہتے ہیں جو اسلام کے کاز سے مخلص ہو۔

گذشتہ بجٹ تقریر میں یہ بات واضح کردی گئی تھی کہ ہم اپنے معاشی نظام سے ہر قیمت پر سود کا خاتمہ چاہتے ہیں۔ جہاں تک ہمارا تعلق ہے ہم نے سود کی لعنت کے خاتمے کے لئے تمام ممکنہ اقدامات کر لئے ہیں ہم نے وفاقی حکومت سے بھی درخواست کی کہ وہ معیشت کو اسلامی سانچے میں ڈھالنے

کی سمت پیش قدمی کرے اور صوبائی حکومت کو دیئے گئے قرضوں پر سود کی کٹوتی سے احتراز کرے۔

ہم نے صوبائی سطح پر ممکنہ حد تک معیشت سے سود کے خاتمے کے لئے ایک کمیٹی تشکیل دی تھی۔ میں آج اس ایوان میں یہ اعلان کرتے ہوئے فخر اور خوشی محسوس کرتا ہوں کہ اس کمیٹی کی سفارشات پر ہم نے فیصلہ کیا ہے کہ آئندہ سرکاری ملازمین کو دیئے جانے والے قرضوں یا ایڈوانس پر سود وصول نہیں کیا جائیگا۔ یہ قرضے خواہ مکانات کی تعمیر کے لئے لئے جائیں یا موٹر سائیکل اور سائیکل ایڈوانس کی صورت میں۔ نئی پالیسی کی تفصیلات اور مالی سال ۹۱-۱۹۹۰ء کے دوران صوبائی ملازمین کو قرضوں اور ایڈوانس کی منظوری کا طریقہ کار صوبائی محکمہ مالیات طے کریگا مجھے یقین ہے کہ اس سمت میں ہمارے اقدامات کو ہر جانب سے سراہا جائیگا۔

سماجی بہبود کے پروگرام کے سلسلے میں وزیر اعلیٰ کی ہدایت پر ایک اسکیم تیار کی گئی ہے جس کا نام بے زمین کاشتکاروں کی بحالی کی اسکیم ہے۔ اسکے تحت بے زمین کاشتکاروں کو زرعی شعبے میں خود روزگاری کے مواقع دیئے جائیں گے تاکہ وہ پیداوار میں اضافے کے لئے اپنا کردار ادا کر سکیں۔

اس اسکیم کے مرحلے میں قلات، ژوب اور نصیر آباد ڈویژنوں میں ۲۳ ہزار ایکڑ اراضی بے زمین کاشتکار کو الاٹ کی جائیگی ان اضلاع کے حقیقی بے زمین کاشتکار کو ۲۵ ایکڑ اراضی تقسیم کی جائیگی ڈویژن کے کمشنر اپنے علاقوں میں سروے کرکے زمین کی حد بندی کریں گے اور دستاویزات تیار کریں گے جنہیں وزیر اعلیٰ بلوچستان بے زمین کاشتکاروں میں تقسیم کریں گے۔

گذشتہ سال جن فلاحی اقدامات کا اعلان کیا گیا تھا ۹۱-۱۹۹۰ء کے دوران انہیں مزید وسعت دی جائیگی۔ غریب اور یتیم لڑکیوں کی شادی کے لئے جہیز فنڈ کی جو اسکیم گذشتہ سال شروع کی گئی تھی وہ جاری رہے گی۔ اس اسکیم کے تحت نئے مالی سال کے دوران حکومت اٹھارہ سو غریب اور یتیم لڑکیوں کی شادی کے اخراجات برداشت کرے گی۔

حکومت تنخواہ دار اور پنشن یافتہ طبقے کی مشکلات سے بخوبی آگاہ ہے۔ چنانچہ بڑھتے ہوئے

خسارے کے باوجود یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ سرکاری ملازمین کی تنخواہوں میں دس فیصد کا عبوری اضافہ دیا جائے گا۔ اسی طرح پنشن یافتہ افراد کی پنشن میں پانچ فیصد اضافہ کیا جائے گا۔ بڑھتی ہوئی تنخواہ اور پنشن کا اطلاق یکم جولائی ۱۹۹۰ء سے ہوگا۔

ہم نے ایک ایسا بجٹ پیش کرنے کی بھرپور کوشش کی ہے جو تمامتر رکاوٹوں اور دباؤ کے باوجود عوام کی امیدوں اور امنگوں کا عکاس ہو۔ جہاں تک اس مرتبہ بجٹ میں ایک ارب روپے سے زائد مالیت کے ریکارڈ خسارے کا تعلق ہے ہم نے وفاقی حکومت کی توجہ اسکی آئینی ذمہ داریوں اور ماضی میں کیئے گئے وعدوں کی جانب مبذول کرائی ہے اگرچہ اسکا ردِ عمل کوئی تسلی بخش نہیں لیکن ہم وفاقی حکومت کو صوبے کی فوری ضروریات کو پورا کرنے کے لئے وسائل کی صوبے کو منتقلی کی اسکی ذمہ داریوں اور فرائض کی یاد دلاتے رہینگے۔

ہم وفاقی حکومت سے یہ مطالبہ بھی کریں گے کہ قومی مالیاتی کمیشن کے ایوارڈ کا اعلان کیا جائے۔ جس میں بلا جواز تاخیر کی جارہی ہے۔ اگر ہماری یہ تمام کوششیں ناکام ہوگئیں تب ہم بجٹ کے خسارے کو قابل عمل حد تک کم کرنے کے لیئے کفایت شعاری اور بچت کے اقدامات اٹھانے پر مجبور ہوجائیں گے۔

میں خدائے بزرگ و برتر کے آگے دعاگو ہوں کہ وہ ہمیں تمام مشکلات اور رکاوٹوں کے باوجود قوم کی تعمیر کا حوصلہ اور قوت عطا کرے۔ ہمیں امید ہے کہ قدرت ہماری مخلصانہ کوششوں اور دعاؤں کو شرف قبولیت بخشے گی اور ہم آنے والے دنوں میں ترقی اور خوشحالی کی جانب گامزن ہوں گے

آمین

اسلام زندہ باد پاکستان پائندہ باد۔

جناب اسپیکر

میزانیہ بابت سال ۱۹۹۰ء - ۱۹۹۱ء اور ضمنی میزانیہ بابت سال ۱۹۸۹ء - ۹۰ پیش ہوا۔ اسمبلی کی کارروائی مورخہ ۱۷ جون ۱۹۹۰ء شام چار بجے تک ملتوی کی جاتی ہے۔

(شام پانچ بجے - اسمبلی کا اجلاس - مورخہ ۱۷ جون ۱۹۹۰ء کی شام چار بجے (بروز یکشنبہ) تک کے لئے ملتوی ہوگیا)

(گورنمنٹ پرنٹنگ پریس بلوچستان کوئٹہ ۵۵م ۱۱-۹۲-۲۰۰ کتاب)